



سوال

(344) کیا یہ شرط ہے کہ زانی کو وہ زخم کرے جو خود پاک ہو؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرب جمہوریہ یمن کے شہر "تعز" کی ایک شرعی عدالت نے زنا کی وجہ سے ایک عورت کو زخم کی سزا سنائی لیکن بعض لوگوں کو زخم کرنے میں تردد تھا اور ان کا کہنا تھا یہ ضروری ہے کہ پتھر وہ مارے جس نے خود کوئی گناہ نہ کیا ہو، اس بارے میں اس طرح کی اور بھی بہت سی باتیں کی گئیں لہذا میں نے مناسب سمجھا کہ اس مسئلہ میں رہنمائی کے لئے آپ کی طرف رجوع کروں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ "تعز" کی شرعی عدالت نے شادی شدہ زانیہ (بدکارہ) عورت کو سزائے زخم سنائی ہے کیونکہ اس حکم کے ذریعے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ اس حد کو قائم کیا گیا ہے جسے اکثر اسلامی ملکوں نے معطل کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عدالت کو جزائے خیر دے اور حکومت یمن اور دیگر تمام اسلامی ملکوں کی حکومتوں کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے کہ وہ تمام معاملات میں خواہ ان کا تعلق حدود سے یا غیر حدود سے، بندگان الہی میں، اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق فیصلہ ہی میں ان کی خیر و بھلائی اور دنیا و آخرت کی سعادت ہے۔ حکم شریعت کے مطابق عمل کے سلسلہ میں مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی حکومتوں کے ساتھ تعاون کریں۔

جو شخص شادی شدہ زانی کے زخم میں شرکت کرے اسے اجر و ثواب ملے گا اور اگر زخم کے بارے میں حکم شرعی صادر ہو جائے تو کسی کو اس میں حرج محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ نبی کریم ﷺ نے ماعز اسلمی، دو یودیوں اور غاندیہ وغیرہ کو زخم کرنے کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا تھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فوراً فرمان نبوی پر عمل کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ وہ حدود و غیر حدود، تمام معاملات میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلیں۔

زخم میں شرکت کرنے والے کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ خود معصوم یا گناہوں سے پاک ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ شرط عائد نہیں فرمائی اور نہ کسی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ایسی شرط عائد کرے جس کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے کوئی دلیل موجود نہ ہو، واللہ الموفق۔



مقالات و فتاویٰ ابن باز

424 صفحہ

محدث فتویٰ